7 ستمبر اہل اسلام کے لیے یوم تشکر اور تجدید عہد

تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔حافظ محمد مقصود کشمیری ۔ سیکرٹری جنرل تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک ایسا متفقہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین اسلام کی عمارت قائم ہے جس کا مطلب یہ کہ حضورﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اب قیامت تک آپ کے بعد کوئی شخص اس منصب کا اہل ہی نہیں ہوسکتا اور اس عقیدے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے خود سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوں جو کذاب ، اور دجال ہوں گے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔اس پیشن گوئی کے مطابق حضورﷺ کے دور سے لے کر آج تک مختلف بدبختوں نے نبوت کا دعوی کیا لیکن ذلت اور رسوائی کے سوا انہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوسکا مسلیمہ کذاب ، اسود عنسی سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی تک سب اس وقت جہنم کی آغوش میں سسک رہے ہیں ۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں جب مسلمانوں نے اپنے جذبہ ایمانی سے کوناکوں چنے چبوائے اور اپنی جانوں پر کھیل کر سامراجی قوتوں کا مقابلہ کیا تو یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ وہ کون سا جذبہ ہے جو مسلمانوں کو اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقت سے ٹکرانے کا حوصلہ عطا کرتا ہے؟ ریسرچ کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے دلوں سے نکال دیا جائے تو ہم با آسانی ان پر حاوی ہوسکتے ہیں اور برصغیر پاک وہند میں ہمارے مقاصد پورے ہوسکتے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے غیرت وحمیت سے عاری ایک شخص کو چند ٹکوں کے عوض اس بات پر تیار کیا کہ وہ کو حرام قرار دے ۔قادیان کی دھرتی پر پیدا ہونے والے انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے پہلے پہل ولایت کا دعویٰ کیا پھر ملہم من اللہ ہونے کا اعلان کیا پھر مہدی بنا اس کے بعد خود کو مسیح موعود قرار دیا اور آخر میں العیاذ باللہ نبوت کا دعویٰ کر ڈالا اور مختلف حربوں سے مسلمانوں کی دولت ایمانی پہ ڈاکا ڈالنے کی جسارت کرتا رہا یہاں تک کہ حرمت جہاد کا ’’فتویٰ‘‘ صادر کردیا اور کی پشت پناہی میں اس نے اچھا خاصا حلقہ اثر بنالیا۔

تقسیم ہند کے مرحلے میں مرزا قادیانی کی جماعت نے مسلمانوں اور پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔یوں تو قادیانیوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا سلسلہ پورے پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف جاری رہا مگر کشمیر پر انہوں نے خصوصی توجہ دی اس کی ایک وجہ تو مرزا قادیانی کے دست راست حکیم نورالدین کی کشمیر سے نسبت تھی اور دوسرا قادیانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں مدفون ہیں ۔یہ دونوں وجوہات اگرچہ مقبوضہ کشمیر سے متعلق ہیں تاہم قادیانیوں نے کشمیر کے آزاد اور مقبوضہ دونوں حصوں پر اپنی للچائی ہوئی نظریں جمائے رکھیں اور اپنے انگریز آقاؤں کی پشت پناہی میں کشمیر کو قادیانی ریاست بنانے کے خواب دیکھنے لگے ۔لیکن اللہ کی عجیب شان ہے کہ قادیانیوں کا یہ خواب شرمندہ تعبیر کیا ہوتا الٹا اسی سرزمین پر اللہ نے قادیانیوں کی رسوائی کا سامان کردیا اور دنیا میں سب سے پہلے آزاد کشمیر اسمبلی سے قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔اور اس کے ایک سال بعد **7 ستمبر 1974**ء میں پاکستان کی اسمبلی نے بھی یہ تاریخ ساز فیصلہ کیا ۔ اور اس دن قومی اسمبلی نے بڑی بحث وتمحید کے بعد عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دے کر منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا اس روز دستور کی دفعہ **260** میں اس تاریخی شق کا اضافہ ہوا ،، جو شخص خاتم النبیین محمدﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہ رکھتا ہو اور محمدﷺ کے بعد کسی بھی معنی ومطلب یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویدار ہو یا اس قسم کا دعوی کرنے والے کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے ضمن میں مسلمان نہیں ،،

جب قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے تو پاکستان میں انہیں غیر مسلموں والے حقوق بھی دیے گئے لیکن پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس فیصلے کو قادیانی آج تک تسلیم نہیں کر رہے بلکہ قادیانی اس وقت بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر پوری دنیا میں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور آج عالمی استعمار، دین دشمن قوتوں کے کچھ ایجنٹوں کے ذریعے ملک پاکستان میں (قادیانیوں کو) غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والے اس فیصلہ کو ختم کرنے کے لیے پر تول رہے ہیں اندرون اور بیرون ملک قادیانی سازشیں عروج پر ہیں ان حالات میں امت مسلمہ کے غیور سپاہیوں اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قادیانی فتنے اور ان کی سازشوں کے خلاف متحد ہو کر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں۔ **29** اگست **2009**ء روزنامہ امت کراچی کی رپورٹ کے مطابق حکومت پاکستان کی وزارت مذہبی امور کی جانب سے قادیانی جماعت کے سرغنہ ملک قسیم الدین کو حج کوٹہ جاری کردیا گیا جب کہ شرعی اور قانونی طور پر قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں جن کے حرمین شریفین میں سعودی حکومت کی جانب سے بھی پابندی ہے اور خالد موٹو ٹریول نامی ٹریول ایجنسی کا مالک سابق رکن اسمبلی ملک قسیم الدین کا تعلق قادیانی جماعت سے ہے اور وہ **1990**ء میں پشاور سے اقلیتی پلیٹ فارم سے ممبر اسمبلی بھی منتخب ہوا تھا اپنے تعلقات کی بناء ہر سال وزارت حج سے کوٹہ مخصوص کرالیتا ہے گزشتہ سال اس قادیانی ایجنسی کو **80** حاجیوں کا کوٹہ جاری ہوا تھا جو اس سال اس میں اضافہ کر کے **120** کر دیا گیا جو ایک تشویشناک اور خطرناک پہلو ہے قادیانی راہنماء کو حج کوٹہ جاری کرنا آئین پاکستان سے بغاوت اور توہین ہے لہذا اس کوٹہ کو فوری منسوخ کیا جائے ۔ حج کی آڑ میں قادیانی مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر حرم میں فسادات کرنے کی ناپاک کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اور معاصر روزنامہ میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے پچھلے دنوں برطانوی پارلیمنٹ کے تیس سے زائد اراکین سے خطاب کرتے ہوئے اپنی وراثتی مکاری اور عیاری سے کام لے کر دنیا کو یہ ناکام تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان اور انڈونیشیا کے اندر (جہاں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے) ’’احمدی مسلم‘‘ کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اس وقت ہمارا یعنی قادیانیوں کا ان ممالک میں کوئی پرسان حال نہیں لہذا حکومت پاکستان کی نئی حکمران قیادت (پیپلز پارٹی) پر دباؤ

ڈالے کہ وہ دستور سے ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی شق کو منسوخ کرے جو ہمارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی حقوق کو پامال کرنے کی ایک بنیادی اور اہم وجہ ہے۔ مرزا مسرور کی تقریر کے بعد برطانوی وزیر خارجہ نے ان الزامات کی توثیق وتصدیق کرتے ہوئے پاکستان کی نئی حکمران قیادت (جس میں پاکستان پیپلز پارٹی دونوں شامل ہیں) کو قادیانیوں کی اس اپیل پر غور کرنے کی ضرورت کا احساس دلایا اور ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ غور شروع ہو چکا ہے ۔جس کے خلاف آواز بلند کرنا مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔ اور حکمران جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کو بھی چاہیے کہ وہ آئے روز ملک میں نئے نئے بحران نہ پیدا کرے غیروں کے اشاروں میں آکر قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ اور 1974ء میں پاس ہونے والے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والے بل میں ترمیم کے بارے میں اگر کوئی خیال ذہن میں ہے تو اسے نکال دینا چاہیے کیونکہ مسئلہ ختم نبوت امت مسلمہ کا ایک متفق علیہ مسئلہ ہے جس کے تحفظ کے لیے پاکستان کے مسلمانوں نے بڑی قربانی دی اور بانی پیپلز پارٹی جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو آخر پارلیمنٹ کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا پڑا۔ ہم اس موقع پر صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری سے بھی یہی گزارش کرتے ہیں کہ آپ آج جس منصب پر جلوہ افروز بنے ہوئے ہیں اس کے پیچھے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی قربانی ہے ان کی اس عظیم قربانی کی ہی لاج رکھ لینا باقی دین دشمن، سامراجی قوتوں اور قادیانیوں کے ایجنٹوں کو بھی یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون پیچھے ہزاروں شہداء کا مقدس خون موجود ہے اور یہ خون لاوارث نہیں کہ غیر ملکی آقاؤں کی گود میں بیٹھے کسی چوڑے اور چمار (جسے اپنے گھر میں کوئی نہ رہنے دیتا اس) کے کہنے پر پاکستان میں ناموس رسالت ﷺ کا قانون ختم یا تبدیل کیا جائے اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ توہین رسالت کے مرتکب کو تحفظ بھی فراہم ہو.........تو پھر ایسی سوچ........ایسے کردار..........اور ایسے مسلمان ہونے پر لعنت ہو ۔جس کی زندگی میں ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ نہ ہو اور گستاخ رسول کو تحفظ فراہم کیا جائے یہ ناممکن بات ہے رب کعبہ کی قسم ۔۔! مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی ﷺ کی ناموس اور حرمت کی طرف اٹھنے والی آنکھ برداشت نہیں کر سکتا اس سلسلے میں میں وہ اپنی جان سے بھی گزر جانے کو عین ایمان اور کامیابی سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک آخری سہارا ہی یہی ہے اگر اس کی بھی حفاظت نہ کر سکیں تو زندگی کس کام کی۔۔۔؟

اندرون و بیرون ملک ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی جماعتیں الحمدللہ بیدار ہیں کل جماعتی رابطہ ختم نبوت کمیٹی کے کنونیئر اور مجلس احرار کے راہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب نے اندرون ملک ختم نبوت پر کام کرنے والی تمام جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی مستحن کوشش شروع کی ہے اور بیرون ملک ختم نبوت اکیڈمی لندن کے ڈائریکٹر مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب بڑی مستعدی اور فکر کے ساتھ اپنی بیداری کا ثبوت دے رہے ہیں جب کہ آزاد کشمیر میں تحریک تحفظ ختم نبوت نے عوام الناس میں بیداری مہم شروع کر رکھی ہے اس موقع پر ہم تمام امت مسلمہ سے عموما اور آزاد کشمیر کے تمام مکاتب فکر سے خصوصا اپیل کرتے ہیں کہ خدارا دین دشمن قوتوں کی سازشوں کو سمجھ کر آپس میں اتحاد کی فضاء پیدا کریں 7 ستمبر جہاں اہل اسلام کے لیے یوم تشکر ہے وہاں اس بات کا عہد بھی کرنا ہے کہ اگر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے میدان نے پکارا تو ہم 1953ء اور 1974ء کے شہدائے ختم نبوت کی یاد دوبارہ تازہ کریں گے تا کہ کسی قادیانی یا قادیانی نواز ایجنٹ کو یہ ہمت نہ ہو سکے کہ وہ ملک پاکستان سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو ختم کرنے کے لیے زبان دراز کرتا پھرے۔۔۔

والسلام -------------- حافظ محمد مقصود کشمیری